حضرت امام حسینؑ کی تقریریں

مصور فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی

جدید ریڈیو کے ذریعہ تمام دنیا کی آوازیں، تقریریں، گانے، باجے ہر شخص اپنے گھر میں ریڈیو مشین میں سنا کرتا ہے۔ یہ آوازیں فضا کے اندر برقی لہروں میں پوشیدہ رہتی ہیں۔ اور برقی کشش سے تاروں کے ذریعہ ان کو مشین کے اندر کھینچ لیا جاتا ہے۔ مگر میں قدیمی و باطنی ریڈیو کے ذریعہ اپنی سماعت کو فضا کے اس انتہائی مقام پر لے جاتا ہوں۔ جہاں گزشتہ زمانہ کے پیغمبروں او تاروں بادشاہوں، سپہ سالاروں اور بڑے بڑے مقرروں کی آوازیں اسی طرح قائم وموجود ہیں۔ جس طرح انسانی حلق کے باہر نکلی تھیں میں نے اپنی سماعت کے لئے ان سب آوازوں میں مظلوم کربلا حسینؑ ابن رسولؐ اللہ کی آواز کو تلاش کیا۔ اور وہ مجھے بڑی جستجو کے بعد مل گئی۔ اور میں نے حضرت کی عربی تقریروں کو بہت توجہ سے سنا اور اردو زبان میں ان کا ترجمہ کر کے یہاں لکھ دیا۔

پہلی تقریر:

یزید کی تخت نشینی کے بعد ایک رات کو حضرت امام حسینؑ نے بنی ہاشم اور دوسرے قبیلوں کے بڑے بڑے سرداروں کے سامنے ایک تقریر کی اور فرمایا: تم نے اور تمہارے بزرگوں نے چند سال کے اندر رومیوں اور ایرانیوں کی دو بڑی بڑی حکومتیں فتح کر لیں۔ حالانکہ تمہارے پاس اتنی بڑی بڑی سلطنتوں کو مغلوب کرنے کا سامان نہ تھا۔ مگر میرے نانا کی برکت اور اللہ تعالیٰ کی مدد نے تم کو سب پر غالب کر دیا۔ اور آج تم دنیا کے ایک بڑے حصہ کے حکمران ہو۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ تم سب عیش و آرام میں پڑ گئے ہو اور دولت کی محبت نے جو تمہارے پاس چاروں طرف کے ملکوں سے کھنچی ہوئی چلی آتی ہے۔ تم کو آرام طلب بنا دیا ہے اسی واسطے خدا نے تم پر ایک ایسے جابر اور احکام اسلام سے بے پرواہ آدمی کو حاکم بنا دیا ہے، جو کسی لحاظ سے بھی مسلمانوں کا بادشاہ بننے کا مستحق نہیں ہے۔ اور علانیہ شراب پینے والا یزید ہے۔

آج میں تم کو جگاتا ہوں کہ تمہاری ارواح کو آسائش اور عیش کے اسباب نے خفتہ کر دیا ہے۔ اگر تم اتنی جلدی سو گئے، تو میرے نانا کا دین اسلام دنیا میں پھیل نہ سکے گا۔ اور انسانوں کی انسانیت ناقص رہ جائے گی۔ پس تم کو بیدار ہونا چاہئے تاکہ میرے نانا کی امت قیامت تک بیدار رہ سکے۔ اور یزید کا حاکمانہ اثر ان کو اسلام کی اعلیٰ تعلیم سے بے پرواہ نہ کر دے۔

دوسری تقریر:

کوفہ جانے سے پہلے ایک جلسہ میں یہ تقریر فرمائی: میرے والد نے فرمایا تھا پہاڑوں کا توڑنا آسان ہے۔ مگر ترقی کرنے والی طاقتور سلطنت کا مقابلہ آسان نہیں ہے۔ البتہ اگر اس سلطنت کا حاکم غیر مستحق اور ظالم ہو تو اللہ پر بھروسہ کرنے والے اور صبر کرنے پر بڑی اور مضبوط سلطنت کو مغلوب کر سکتے ہیں۔ (بقیہ صفحہ۔۔۔۴۳ پر)

سلسلہ مدینہ سے رخصت ہوتے وقت شروع ہوا تھا اور آج دمشق سے واپس ہوتے ہوتے وقت ختم ہوا۔ اس کی ابتداء خاتون کربلا کا عزم وارادہ تھا اور انتہا ایک بے انتہا قابل تعریف کامیابی۔ جب موصوفہ نے یزید کے دارالحکومت میں امام حسینؑ کی صف ماتم بچھالی اور اپنی سچائی کا کلمہ پڑھوا لیا تب وہ اس جہاد عظیم کی فاتح بن کر کربلا ہوتے ہوئے مدینہ واپس ہوئیں۔ ہم اختصار کی وجہ سے ان کی واپسی کے حالات کو نظر انداز کرتے ہیں یقیناً جب معظمہؑ کربلا میں اپنے بھائی کی قبر پر پہنچی ہوں گی تب غم اور فخر کے جذبات سے بھری ہوئی ہوں گی اس وقت خاتون کربلا کو اپنے پرانے مصائب یاد آئے ہوں گے کیونکہ وہ آج امام کی قبر پر سرخرو ہوکر واپس آرہی تھیں۔ کیا تعجب حضرت زینبؑ نے بھائی کی قبر سے لپٹ کر کہا ہو ''کیوں بھیا، میں نے وعدہ نبھادیا یا نہیں!'' بھائی کی روح بہن کے کردار پر فخر کررہی ہوگی اور بہن کا ذہن آج اس اضطراب سے چھٹکارا پاچکا ہوگا، جو کربلا سے چلتے وقت تھا کیونکہ اب حسینؑ کی ہمشیر نے معرکہ کو قطعی اور عملی طور پر سر کرلیا تھا۔

حضرت زینبؑ بنت علیؑ کربلا کے معرکہ سے فرصت پاکر بہت کم دن زندہ رہیں۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ بنت علیؑ کے وجود کا مقصد تعمیر کربلا تھا۔ تاریخوں میں ہے کہ آپ جتنے دن زندہ رہیں برابر گریہ وزاری کرتی رہیں۔ ہمارے سکون قربان خاتون کربلا کے ہر ہر آنسو پر جو دنیا کی ایک عظیم ترین عورت کے آنسو تھے۔

۞۞۞

(بقیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔امام حسینؑ کی تقریریں)

اور یہ بھی فرمایا تھا کہ غیر مستحق اور ظالم کی حکومت کو قبول کرنے سے بہتر ہے کہ انسان مرجائے۔ اور یہ بھی فرمایا تھا کہ موت اس محکوم کے لئے سب سے بڑی راحت ہے۔ جو ظالم اور غیر مستحق حاکم کی رعیت بننا نہ چاہتا ہو۔ اور یہ بھی فرمایا تھا کہ جابر اور ظالم بادشاہوں کی حکومت کی عمر بہت کم ہوتی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا تھا کہ چار چیزیں اگر تھوڑی بھی ہوں تب بھی وہ بہت ہیں۔ آگ اور دشمنی اور بیماری اور مفلسی اور یہ بھی فرمایا تھا کہ غیر مستحق اور نالائق لوگوں کا بادشاہ بن جانا تمام ملک اور تمام رعایا کی تباہی اور بربادی کا باعث ہوجاتا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا تھا کہ جس نے اللہ سے خیانت کی اس نے ہر چیز سے خیانت کی۔ پس میں تم سے پوچھتا ہوں کہ ان سب باتوں پر غور کرکے یزید کی اطاعت کے بارے میں مجھے مشورہ دو۔

تیسری تقریر:

سفر کربلا سے پہلے ایک جلسہ میں یہ تقریر فرمائی: میں پہلے ایک موقعہ پر کہہ چکا ہوں کہ دولت کی کثرت نے مسلمانوں کو آرام طلب بنادیا ہے۔ اور ان کے دل اور ان کے ارادے اسلام کی ترقی کے جذبے سے غافل ہوگئے ہیں میں جانتا ہوں کہ میرے باپ کے ہاتھوں سے اسلام کے دشمن کے بہت سے سرکٹ چکے ہیں۔ اور آج ان دشمنوں کی اولاد سلطنت پر قابض ہوگئی ہے۔ اور میں ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ لیکن مجھ کو رسول اللہ نے اپنے کندھوں پر اٹھایا ہے۔ اور میرے منھ میں اپنی زبان ڈالی ہے اس واسطے میں اپنے اندر آسمانی طاقت اور برکت پاتا ہوں۔ اور اس برکت کا تقاضا ہے کہ میں باطل کے آگے سر نہ جھکاؤں۔ اور اپنی اور اپنے ساتھیوں کی حق کی قربان گاہ میں قربانی دے دوں۔ اور مسلمانوں سے موجودہ غفلت اور عیش پرستی دور ہوجائے۔ میرا مرنا پوری امت کو قیامت تک کے لئے زندہ کردے گا۔ اس واسطے میں کوفہ جانا ضروری سمجھتا ہوں۔